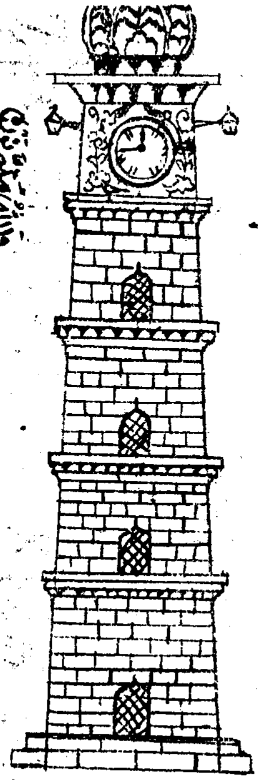


اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ

اِنَّهٗ اٰوَى الْقَرْيَةَ

الحکم

من دار الامان حضرت قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۳۴ | مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ | جلد ۶

اُسوۂ حسنہ

ہم نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں اعلان کیا ہے کہ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے الحکم کے کالموں میں صبح کی سیر اور دربار شام خصوصیت سے دو کالم ہوں گے اور ڈائری کا اقتباس حسب ضرورت ہوا ہی ہے ہم نے اس کار خیر کی وسعت اشاعت کے لیے ایک اور تجویز بھی کی ہے کہ

صرف حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام کی ڈائری کو بقید تاریخ جو الحکم میں چھپا کریگی الگ بطور ضمیمہ حضرۃ حجۃ اللہ کی تصنیف کی کتابوں کی صورت کے آٹھ صفحہ پر صرف ان لوگوں کے لیے جو الحکم خرید نہیں سکتے شائع کریں اسلیے ۲/ مع محصول ڈاک ادا کرنے پر ایسے لوگوں کو یہ ضمیمہ ملیگا الحکم کے خریداروں کو اس ضمیمہ کے خریدنے کی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ یہ اسی کا ایک حصہ ہے اس ضمیمہ کا نام ہم نے اُسوۂ حسنہ رکھا ہے۔ ۱ اکتوبر ۱۹۰۲ء سے انشاء اللہ طبع ہونا شروع ہوگا۔ حصہ ۴

کشتی نوح

تقویۃ الایمان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

طاعون کا ٹیکا

لَنْ يُّصِيْبَنَآ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰىنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ پ ۱۰ ع ۱۴

ترجمہ ہمیں کوئی مصیبت ہرگز نہیں پہنچ سکتی بجز اس مصیبت کے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھدی ہے وہی ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے اور مومنوں کو چاہیے کہ توکل اسی پر رکھیں ✤

شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کرکے دوبارہ طاعون سے بچانے کے لیے ٹیکہ کی تجویز کی اور بندگان خدا کی بہبودی کے لیے کئی لاکھ روپے کا خرچ اپنے سر پر ڈال لیا درحقیقت یہ وہ کام ہے جسکا شکرگذاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے اور سخت نادان اور اپنے نفس کا وہ شخص دشمن ہے کہ جو ٹیکے کے بارہ میں بدظنی کرے کیونکہ یہ بارہا تجربہ میں آچکا ہے کہ یہ محتاط گورنمنٹ کسی خطرناک علاج پر عملدرآمد کرانا نہیں چاہتی بلکہ بہت سے تجاربہ کے بعد ایسے امور میں جو تدبیر فی الحقیقت مفید ثابت ہوتی ہے اسکو پیش کرتی ہے سو یہ بات اہلیت اور انسانیت سے بعید ہے کہ جس تجویز کو خیرخواہی کیلیے لکھوکھا روپیہ گورنمنٹ خرچ کرتی ہے اور کرچکی ہے اسکی یہ داد دیجائے کہ گویا گورنمنٹ کو اس سردردی اور صرف زر سے اپنا کوئی خاص مطلب ہے وہ رعایا بدقسمت ہے کہ بدظنی میں اس درجہ تک پہنچ جائے کچھ شک نہیں کہ اسوقت تک جو تدبیر اس عالم

۲ لوگ چاہتے ہیں کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کلمات کی عام اشاعت ہو وہ اس کی نشرت سے اشاعت کی کوشش کریں ✤ ایڈیٹر الحکم قادیان دار الامان۔

اسی باب میں اس گورنمنٹ عالیہ کے ہاتھ آئی وہ بڑی سے بڑی اور اعلیٰ سے اعلیٰ یہ تدبیر ہے کہ ٹیکا کرایا جائے اس سے کسیطرح انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ تدبیر مفید پائی گئی ہے اور بپابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا فرض ہے کہ اسپر کاربند ہو کر وہ غم جو گورنمنٹ کو انکے جان کے لیے ہے اُس سے سبکدوش کریں۔ لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لیے ایک آسمانی **روک** نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم **ٹیکا کراتے** اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لیے ایک **آسمانی رحمت کا نشان** دکھاوے سو اُس نے مجھے مخاطب کرکے **فرمایا ہے** کہ

تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائینگے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کرکے دکھلاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اسکے لیے مت دلگیر ہو۔

یہ **حکم الٰہی** ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لیے اور اُن سب کیلیے جو ہماری گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکہ کی کچھ ضرورت نہیں کیونکہ جیسا میں ابھی بیان کر چکا ہوں آج سے ایک مدت پہلے وہ **خدا جو زمین و آسمان کا** خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر نہیں اُس نے مجھپر **وحی نازل کی** ہے کہ **میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیوار میں ہوگا** بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور خدا کے احکام اور اُسکے مامور کے سامنے کسیطور سے متکبر اور سرکش اور مغرور اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو۔

اور اُس نے مجھے مخاطب کرکے یہ بھی **فرمایا** کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئیگی جس سے لوگ کتوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے مگر ایسے لوگ اُنمیں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا انکی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو اُنپر طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اُسنے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہیں۔

اسبات پر بعض نادان چونک پڑینگے اور بعض ہنسیں گے اور بعض مجھے دیوانہ قرار دینگے اور بعض حیرت میں آئیں گے کہ کیا ایسا **خدا موجود ہے** جو بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کرسکتا ہے اسکا **جواب** یہی ہے کہ ہاں بلاشبہ ایسا قادر خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اُس سے تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے وہ عجیب قادر ہے اور اسکی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایکطرف نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کیطرح مسلط کر دیتا ہے اور ایکطرف فرشتوں کو حکم کرتا ہے کہ انکی خدمت کریں ایسا ہی جب دنیا پر اُسکا غضب مستولی ہوتا ہے اور اُسکا قہر ظالموں پر جوش مارتا ہے تو اسکی آنکھ اُسکے خاص لوگوں کی حفاظت کرتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل حق کا کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی انکو شناخت نہ کرسکتا۔ اُسکی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدر یقین لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں جنکو یقین اور محبت اور اُسکی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں سے باہر کیے گئے ہیں اُنھیں کے لیے خارق عادت قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے مگر خارق عادت قدرتوں کے دکھلانے کا اُنھیں کے لیے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لیے اپنی عادتوں کو پھاڑتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو اُسکو جانتے ہیں اور اُسکی عجائب قدرتوں پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ ایسے لوگ بہت ہیں جنکو ہرگز اس قادر خدا پر ایمان نہیں جسکی آواز کو ہر ایک چیز سنتی ہے اور جس کے آگے کوئی بات اَن ہونی نہیں۔ اسجگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون وغیرہ امراض میں علاج کرنا گناہ نہیں ہے بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کوئی ایسا مرض نہیں جس کے لیے خدا نے دوا پیدا نہیں کی لیکن میں اسبات کو معصیت جانتا ہوں کہ خدا کے اُس **نشان** کو ٹیکہ کے ذریعہ سے مشتبہ کر دوں جس نشان کو وہ ہمارے لیے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے اور میں اُس کے سچے نشان اور سچے وعدہ کی **ہتک عزت** کرکے ٹیکہ کیطرف رجوع کرنا نہیں چاہتا اور اگر میں ایسا کروں تو یہ گناہ میرا قابل مواخذہ ہوگا کہ میں خدا کے اس وعدہ پر ایمان نہ لایا جو مجھسے کیا گیا اور اگر ایسا ہو تو پھر تو مجھے شکرگذار اُس طبیب کا ہونا چاہیے جس نے یہ نسخہ ٹیکہ کا نکالا نہ خدا کا شکرگذار جس نے مجھے وعدہ دیا کہ ہر ایک جو اس چار دیوار کے اندر ہے میں اُسے بچاؤنگا

میں بصیرت کی راہ سے کہتا ہوں کہ اُس قادر خدا کے وعدے سچے ہیں اور میں آنے والے دنوں کو ایسا دیکھتا ہوں کہ گویا وہ آچکے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہماری گورنمنٹ عالیہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی طرح طاعون سے لوگ نجات پاویں اور اگر گورنمنٹ کو آیندہ کسی وقت طاعون سے نجات پانے کے لیے ٹیکہ سے بہتر کوئی تدبیر ملجائے تو وہ خوشی سے اسکو کرے گی اس صورۃ میں ظاہر ہے کہ یہ طریق جسپر خدا نے مجھے چلایا ہے اس **گورنمنٹ عالیہ کے مقاصد کے برخلاف نہیں** ہے اور آج سے ۲۰ برس پہلے اس بلائے عظیم طاعون کی نسبت میری کتاب براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی یہ خبر موجود ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ ۵۱۸ و ۵۱۹ پھر ماسوا اس کے یہ بڑے زور سے خدا تعالیٰ کیطرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو جو خدا کے سامنے اور اُسکے مامور کے سامنے تکبر نہیں کرتے بلائے طاعون سے نجات دیگا اور نسبتاً و مقابلۃً اس سلسلہ پر اُسکا خاص

فضل سے ہے گا گو کسی کی ایمانی قوت کے ضعف
یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے
جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور
پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جاوے سو
شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ
مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے جیسا
کہ گورنمنٹ نے خود تجربہ کر کے معلوم کر لیا ہے
کہ طاعون کا ٹیکا لگانے والے بہ نسبت دوسروں
کے بہت ہی کم مرتے ہیں۔ پس جیسا کہ شاذ
و نادر کی موت ٹیکہ کے قدر کو کم نہیں کرتی
اسی طرح اس نشان میں اگر مقابلۃً بہت
ہی کم درجہ پر قادیان میں طاعون کی وارداتیں
ہوں یا شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت
میں سے کوئی شخص اس مرض سے گذر جائے
تو اس نشان کا مرتبہ کم نہیں ہوگا وہ الفاظ
جو خدا کی پاک کلام سے ظاہر ہوتے ہیں
ان کی پابندی سے یہ پیشگوئی لکھی گئی ہے
عقلمند کا کام نہیں ہے کہ پہلے سے آسمانی
باتوں پر ہنسی کرے یہ خدا کا کلام ہے
نہ کسی منجم کی باتیں۔ یہ روشنی کے چشمہ سے
ہے نہ تاریکی کی اٹکل سے یہ اسکا کلام ہے
جس نے طاعون نازل کی اور جو اسکو دور
کر سکتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اس
وقت اس پیشگوئی کا قدر کریگی جبکہ دیکھیگی
کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانے
والوں کی نسبت یہ لوگ عافیت اور صحت میں
رہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اس
پیشگوئی کے مطابق کہ در اصل برابر بیس
یا بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں
نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں
میرے منجانب اللہ ہونیکا یہ **نشان**
ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر
رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت
سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً
و مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا
اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی
اسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان
میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے
نہیں آئیگی الا کم اور شاذ و نادر کا مثل اگرچہ
لوگ دلوں کے سیدھے ہونے اور خدا سے ڈرنے

تو بالکل بچائے جاتے کیونکہ مذہب کے
اختلاف کیوجہ سے دنیا میں عذاب کسی پر
نازل نہیں ہوتا اسکا مواخذہ قیامت کو ہوگا
دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور
کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے
اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ
توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر
موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون
پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے
بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں
کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں اور نیز یہ
بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الٰہی وعدہ کے
مقابل اس لیے انسانی تدبیروں سے پرہیز
کرنا لازم ہے کہ تا نشان الٰہی کو کوئی دشمن
دوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھ
اس کے خدا تعالیٰ اپنے کلام کے ذریعہ سے
خود کوئی تدبیر سمجھاوے یا کوئی دوا بتلاوے
تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ حارج
نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے
ہے جس کی طرف سے وہ نشان ہے کسی کو یہ
وہم نہ گذرے کہ اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری
جماعت میں سے بذریعہ طاعون کوئی فوت
ہو جاوے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں
کوئی خلل آئے گا ایسا نہیں کیونکہ پہلے زمانوں میں
موسیٰ اور یشوع اور آخر میں ہمارے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں
نے تلوار اٹھائی اور صدہا انسانوں کے
خون کیے انکو تلوار سے ہی قتل کیا جائے
اور نبیوں کی طرف فتح ایک نشان تھا جسکے
بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین
کے اہل حق بھی انکی تلوار سے قتل ہوتے
تھے مگر بہت کم اور اسقدر نقصان سے
نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا پس ایسا ہی
اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے
بعض کو باعث اسباب مذکورہ طاعون
ہو جائے تو ایسی طاعون نشان الٰہی
میں کچھ بھی حرج انداز نہ ہوگی۔ کیا یہ عظیم
الشان نشان نہیں میں بار بار کہتا ہوں
کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے
ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی

شک نہیں رہیگا اور وہ سمجھ جائے گا
کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے
معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشان الٰہی کے
نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت
بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی
کرے گی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائے
گی اور مخالف جو ہر ایک موقعہ پر شکست
پاتے رہے ہیں جیسا کہ کتاب نزول المسیح
میں میں نے لکھا ہے اگر اس پیشگوئی کے
مطابق خدا نے اس جماعت اور دوسری
جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھلایا تو انکا
حق ہوگا کہ میری تکذیب کریں اب تک جو
انھوں نے تکذیب کی ہے اسمیں تو
صرف ایک لعنت کو خریدا ہے مثلاً بار بار شور
مچایا کہ آتھم پندرہ مہینے کے اندر نہیں مرا
حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا
تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کریگا تو پندرہ
مہینے میں نہیں مرے گا سو اس نے
عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیوں
کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی
بلکہ اسنے پندرہ مہینے تک اپنی خاموشی
اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا
اور پیشگوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا لہذا
اس نے رجوع سے صرف اسقدر فائدہ
اٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مرا مگر مر گیا
یہ اس لیے ہوا کہ پیشگوئی میں یہ بیان
تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ
کے رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو وہ
مجھ سے پہلے مر گیا اسی طرح وہ غیب کی
باتیں جو خدا نے مجھے بتلائی ہیں اور پھر اپنے
وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم
نہیں مگر کتاب **نزول المسیح** میں جو
چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو
انہیں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی
گئی ہیں۔ اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں
ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو
حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا
اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی

کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اسکو نہیں
ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر
بے شرمی سے یا بےخبری سے جو چاہے کہے اور
میں دعوی سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی
کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے
پوری ہوگئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں
ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے
تو بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ
ان کی مثل نہیں ملے گی اگر میرے مخالف اسی طریق
سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے انکی آنکھیں کھل جاتیں
اور میں انکو ایک کثیر انعام دینے کو طیار تھا
اگر وہ دنیا میں کوئی نظیر ان پیشگوئیوں کی پیش
کر سکتے محض شرارت سے یا حماقت سے یہ کہنا کہ
فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی ہم بجز اس کے کیا کہیں
کہ ایسے اقوال کو خباثت اور بدظنی کی طرف منسوب
کریں اگر کسی مجمع میں اسی تحقیق کے لیے گفتگو کرتے
تو انکو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا بےحیا کہلانا
پڑتا۔ ہزارہا پیشگوئیوں کا ہوبہو پورا ہوجانا
اور ان کے پورا ہونے پر ہزارہا گواہ زندہ پائے
جانا یہ کچھ تھوڑی بات نہیں ہے گویا خدائے
عزوجل کو دکھلا دینا ہے کسی زمانہ میں بجز
زمانہ نبوی کے کبھی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزارہا
پیشگوئیاں بیان کی گئیں اور وہ سب کی سب روز
روشن کیطرح پوری ہوگئیں اور ہزارہا لوگوں نے
انکے پورے ہونے پر گواہی دی۔ میں یقیناً
جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں جسطرح خداتعالیٰ قریب
ہو کر ظاہر ہو رہا ہے اور صدہا امور غیب اپنے
بندہ پر کھول رہا ہے اس زمانہ کی گذشتہ زمانوں
میں بہت ہی کم مثال ملے گی۔ لوگ عنقریب دیکھ
لیں گے کہ اس زمانہ میں خداتعالیٰ کا **چہرہ**
ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اترے گا اس نے
بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور
انکار کیا گیا اور چپ رہا۔ لیکن وہ اب نہیں چھپائے
گا اور دنیا اس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے
گی کہ کبھی ان کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے
تھے یہ اس لیے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان
وزمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں
رہا ہونٹوں پر اسکا ذکر ہے لیکن دل اس سے
پھر گئے ہیں اس لیے خدا نے کہا کہ اب میں نیا
آسمان اور نئی زمین بناؤں گا۔ اسکا مطلب
یہی ہے کہ زمین مرگئی یعنی زمینی لوگوں کے
دل سخت ہوگئے گویا مر گئے کیونکہ خدا کا چہرہ
ان سے چھپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان
سب بطور قصوں کے ہوگئے سو خداتعالیٰ نے
ارادہ کیا کہ وہ **نئی زمین اور نیا آسمان** بناوے
وہ کیا ہے نیا آسمان؟ اور کیا ہے نئی زمین؟
نئی زمین وہ پاک دل ہیں جنکو خدا اپنے ہاتھ
سے تیار کر رہا ہے جو **خدا سے ظاہر ہوئے**
خدا ان سے ظاہر ہوگا۔ اور نیا آسمان
وہ نشان ہیں جو اس کے بندہ کے ہاتھ سے
اسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں لیکن افسوس
کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تجلی سے دشمنی کی۔
ان کے ہاتھ میں بجز قصوں کے اور کچھ نہیں
اور انکا خدا ان کے اپنے ہی تصورات ہیں ان
کے دل ٹھہرے ہیں اور ہمتیں تھکی ہوئی ہیں اور آنکھوں پر
پردے ہیں۔ دوسری قومیں تو خود حقیقی خدا
کو کھو بیٹھی ہیں انکا کیا ذکر ہے جنھوں نے
انسانوں کے بچوں کو خدا بنا لیا۔ مسلمانوں کا
حال دیکھو کہ وہ کسقدر اس سے دور ہوگئے
ہیں سچائی کے پکے دشمن ہیں راہ راست کے
جانی دشمن کیطرح مخالف ہیں مثلاً **ندوۃ
العلماء** نے اسلام کے لیے جو کچھ دعوی کیا
ہے اور یا **انجمن حمایت الاسلام** لاہور
جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کا مال لیتی ہے
کیا یہ لوگ خیرخواہ اسلام ہیں؟
کیا یہ لوگ صراط مستقیم کی حمایت کر رہے ہیں
کیا انکو پتہ ہے کہ اسلام کن مصیبتوں کے
نیچے کچلا گیا اور دوبارہ تازہ کرنے کے لیے
خدا کی عادت کیا ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں
کہ **اگر میں نہ آیا ہوتا** تو ان کے اسلامی
حمایت کے دعوے کسقدر قابل قبول ہوسکتے
لیکن اب یہ لوگ **خدا کے الزام کے**
نیچے ہیں کہ حمایت کا دعوی کرکے جب آسمان سے
ستارہ نکلا تو سب سے پہلے منکر ہوگئے۔ اب وہ
اس خدا کو کیا جواب دینگے جس نے عین وقت
پر **مجھے بھیجا** ہے مگر انکو تو کچھ پرواہ نہیں
آفتاب دوپہر کے نزدیک آگیا ابھی ان کے
نزدیک رات ہے۔ خدا کا **چشمہ** پھوٹ پڑا
مگر ابھی وہ بیابان میں رو رہے ہیں اس کے
آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے لیکن ان
لوگوں کو کچھ بھی خبر نہیں۔ اس کے **نشان**
ظاہر ہو رہے ہیں لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں
اور نہ صرف غافل بلکہ **خدا کے سلسلہ کی
دشمنی** رکھتے ہیں۔ پس یہی حمایت اسلام اور
ترویج اسلام اور تعلیم اسلام ہے جو ان کے
ہاتھوں سے ہو رہی ہے۔ مگر کیا یہ لوگ
اپنی روگردانی سے خدا کے [illegible] ارادہ کو روک
دیں گے جو ابتدا سے تمام نبی اس پر گواہی دیتے
آئے ہیں۔ نہیں بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب
سچی ہونے والی ہے کہ **کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ
اَنَا وَرُسُلِیْ**۔ خدا نے جیسا کہ آج سے
دس برس پہلے اپنے بندہ کی تصدیق کے لیے
آسمان پر رمضان میں **خسوف کسوف**
کیا اور **نیر النہار** اور **نیر اللیل** کو میرے
لیے گواہ بنا کر دو نشان ظاہر فرمائے ایسا
ہی اس نے نبیوں کی پیشگوئی کے موافق زمین
پر بھی دو نشان ظاہر کئے۔ ایک وہ نشان
جسکو تم قرآن شریف میں پڑھتے ہو **وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ** اور حدیث میں
پڑھتے ہو **وَلَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا
یُسْعٰی عَلَیْھَا** جس کی تکمیل کے لیے ارض حجاز
میں یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ میں ریل بھی طیار
ہو رہی ہے۔ دوسرا نشان طاعون کا جیسا
کہ خداتعالیٰ نے فرمایا **وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ
اِلَّا نَحْنُ مُھْلِکُوْھَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَوْ
مُعَذِّبُوْھَا عَذَابًا شَدِیْدًا** سو خدا نے ملک میں
ریل بھی جاری کر دی اور طاعون بھی بھیجدی
تا زمین بھی گواہ ہو اور آسمان بھی۔ اب خدا
سے مت لڑو خدا سے لڑنا بیوقوفی ہے۔
اس سے پہلے خدا نے جب **آدم کو خلیفہ**
بنانا چاہا تو فرشتوں نے روکا۔ مگر کیا خدا
ان کے قول سے رک گیا۔ اب خدا نے
دوسرا آدم پیدا کرنے کے وقت فرمایا

اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ

یعنی میں نے ارادہ کیا جو خلیفہ بناؤں پس میں نے
اس آدم کو پیدا کیا اب بتلاؤ کہ کیا تم خدا کے
ارادہ کو روک سکتے ہو پس کیوں تم ظنی

باتوں کا حسن و خاشاک پیش کرنے ہو اور یقین کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ امتحان میں نہ پڑو یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے ارادہ کو روکنے والا کوئی نہیں اس قسم کی لڑائیاں تقوی کا طریق نہیں البتہ اگر شک ہے تو یہ طریق ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ میں نے خدا سے الہام پاکر ایک گروہ انسانوں کے لیے جو میرے قول پر چلنے والے ہیں عذاب طاعون سے بچنے کے لیے خوشخبری پائی ہے اور اسکو شائع کر دیا ہے ایسا ہی اگر اپنی قوم کی بھلائی آپ لوگوں کے دل میں ہے تو آپ لوگ بھی اپنے ہم مذہبوں کے لیے خدا تعالی سے نجات کی بشارت حاصل کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے اور اس بشارت کو میری طرح بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے شائع کریں تا لوگ سمجھ لیں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے بلکہ یہ موقعہ عیسائیوں کے لیے بھی بہت ہی خوب ہے وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ نجات مسیح سے ہے۔ پس اب انکا بھی فرض ہے کہ ان مصیبت کے دنوں میں عیسائیوں کو طاعون سے نجات دلا دیں **ان تمام فرقوں سے** جنکی زیادہ سنی گئی وہی مقبول ہے۔ اب خدا نے ہر ایک کو موقع دیا ہے کہ خواہ مخواہ زمین پر مباحثات نہ کریں اپنی قبولیت بڑھکر دکھلاویں طاعون سے بھی بچیں اور انکی سچائی بھی کھلجائے بالخصوص **پادری صاحبان** جو دنیا اور آخرت میں **مسیح ابن مریم** ہی منجی قرار دیچکے ہیں وہ اگر دل سے ابن مریم کو دنیا و آخرۃ کا مالک سمجھتے ہیں تو اب عیسائیوں کا حق ہے کہ انکے کفارہ سے نمونہ نجات دیکھ لیں اسطرح گورنمنٹ عالیہ کو بھی بہت آسانی ہو سکتی ہے کہ برٹش انڈیا کے مختلف فرقے جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر بھروسا رکھتے ہیں اپنے گروہ کے چھڑانے کے لیے اور طاعون سے نجات دلانے کے لیے یہ انتظام کریں کہ اپنے اس خدا سے جسپر وہ ایمان رکھتے ہیں یا اپنے کسی اور معبود سے جسکو انھوں نے بجائے خدا سمجھ لیا ہے ان مصیبت زدوں کی شفاعت کیکر اور اس سے کوئی پختہ وعدہ لیکر اشتہارات کے ذریعہ سے شائع کر دیں جیسا کہ ہم نے یہ اشتہار شائع کر دیا ہے۔ ہمیں تو سراسر مخلوق کی بھلائی اور اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہے اور نیز گورنمنٹ کی مدد ہے ورنہ گورنمنٹ بجز اس کے کیا چاہتی ہے کہ اُسکی رعایا طاعون کی بلا سے بچ جائے گو کسی طرح بچ جائے۔ بالآخر یاد رہے کہ ہم اس اشتہار میں اپنی جماعت کو جو مختلف حصوں پنجاب اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے ٹیکا لگوانے سے منع نہیں کرتے جن لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو اُنکو ضرور ٹیکا کرانا چاہیے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہیے اور جنکو اپنی رضامندی پر چھوڑ دیا گیا ہے اگر وہ اس تعلیم پر پورے قائم نہیں ہیں جو انکو دیگئی ہے تو انکو بھی ٹیکا کرانا مناسب ہے تا وہ ٹھوکر نہ کھاویں اور تا وہ اپنی خراب حالت کیوجہ سے خدا کے وعدہ کی نسبت لوگوں کو دھوکا نہ دیں اور اگر یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو میں بطور مختصر چند سطریں نیچے لکھدیتا ہوں۔

تعلیم

واضح رہے کہ صرف زبان سے **بیعت** کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جبتک دلکی عزیمت سے اسپر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا کے کلام میں یہ وعدہ ہے اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اُسکو بچاؤں گا اسجگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں **پیروی** کرنے کے لیے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ انکا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسیکا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا وہ دُکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ وہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اسکی تجلیات الگ الگ ہیں انسان کیطرف سے جب ایک نئی رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لیے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کیوقت جب نیکی کیطرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اسپر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کیوقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالی کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اسپر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اسکے کل تعلقات پر اُسکو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اسکی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اسکو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اُسحالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اسمیں کچھ جدائی نہ رہے اور تمھاری مرضی اسکی مرضی اور تمھاری خواہشیں اُسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمھارا سر ہر ایکوقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اُسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کروگے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اسپر عمل کرے اور اسکی رضا کا طالب ہو جائے اور اسکی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھکر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمھاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اسکی توحید زمین پر پھیلانے کے لیے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اُسکے بندوں پر رحم کرو اور انپر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسیکو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم

[illegible] نیک نیت اور [illegible] ہمدرد بن جاؤ [illegible] بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اُسکی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جبتک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ اُنکی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے اُنپر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولے کیطرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لیے زندگی بسر کرو اور اُس کے لیے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہیے کہ ہر ایک صبح تمھارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمھارے لیے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کیطرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اُسکی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمھارا خدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اُسکو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمھاری ساری روشنی کو دور کر دیگی اور اگر تمھارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہمنے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمھاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے

جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کریگا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت وہ ہے جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اُسکا مجھ میں حصہ نہیں۔ **خدا کی لعنت** سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے **بدکار** خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا **متکبر** اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ **ظالم** اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا **خائن** اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اُس کے نام کے لیے **غیرت مند** نہیں اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدوں کیطرح گرتے ہیں اور **دنیا سے آرام یافتہ** ہیں وہ اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اُس سے بیخبر ہے وہ جو اُسکے لیے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اُسکے لیے روتا ہے وہ ہنسیگا۔ وہ جو اُس کے لیے دنیا سے توڑتا ہے وہ اُسکو ملیگا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمھارا دوست بنجائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُسکے ہو جاؤ تا وہ بھی تمھارا ہو جائے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جنمیں سے ایک **طاعون** بھی ہے سو تم خدا کو صدق کے ساتھ

پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جبتک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جبتک آسمان سے رحم نازل نہ ہو تمھاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو تمھیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُنپر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھکر ہے اور تمھارے لیے

ایک ضروری تعلیم یہ ہے

کہ قرآن شریف کو مہجور کیطرح نہ چھوڑ دو کہ تمھاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے انکو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اُسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے **نجات یافتہ** کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسمیں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کے لیے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اُسکی روحانی فیض رسانی سے اس **مسیح موعود** کو دُنیا میں بھیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لیے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جبتک کہ محمدی سلسلہ کے لیے ایک **مسیح روحانی رنگ** کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لیے دیا گیا تھا

اسی کیطرف یہ آیۃ اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ موسیٰ نے وہ متاع پائی جسکو قرون اولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جسکو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائمقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھکر مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا✱ جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جبکہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو وہ میں ہوں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے نادان ہے وہ جو اس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اس کے مقابل پر یہ اعتراض کرے کہ یوں نہیں بلکہ یوں چاہیے تھا۔ اور اس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں از انجملہ ایک طاعون بھی ہے۔ پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اسکی شفاعت کریگی۔ سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو

✱ نوٹ یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودھویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا تھا دیکھو یہودیوں کی تاریخ سنہ

اور اپنے روزوں کو خدا کے لیے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا ضرور ہے کہ انواع مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا سو تم اسکو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کیے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اسکی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش ہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کیطرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مریگا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اسکو چنتا ہے وہ اسکے پاس آجاتا ہے جو اس کے پاس جاتا ہے جو اسکو عزت دیتا ہے وہ اسکو بھی عزت دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھا کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اسکی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کریگا عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوۃ کا مخل نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔ اور اسمیں دوئی نہیں آئی اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں✱ اسکی قبر ہے خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اسکے مرجانیکی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے اور معنے ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے۔ مرنے کے متعلق جو آیتیں ہیں اگر وہ اور معنی رکھتی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں تو گویا قرآن نے اسکے مرنیکا کہیں ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی وقت مریگا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنیکی خبر دی مگر سارے قرآن میں عیسیٰ کی مرنیکی خبر نہ دی۔ اسمیں کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسیٰ کے مرنیکی خبر اس آیت میں ہے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ✦ سو آیت تو صاف

✱ نوٹ عیسائی محققوں نے اسی رائے کو ظاہر کیا ہے دیکھو کتاب سوپر نیچرل ریلیجن صفحہ ۵۲۲۔ اگر تفصیل چاہتے ہو تو ہماری کتاب تحفہ گولڑویہ کا صفحہ ۱۳۹ دیکھ لو۔ منہ

✦ نوٹ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ دنیا میں [illegible]

ہوتے ہیں تو اس صورت میں یہ جواب حضرت عیسیٰ کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں جو شخص دوبارہ دنیا میں آیا اور چالیس برس رہا اور کروڑہا عیسائیوں کو دیکھا جو اسکو خدا جانتے تھے اور صلیب توڑی اور تمام عیسائیوں کو مسلمان کیا وہ کیونکر قیامت کو جناب الٰہی میں یہ عذر کر سکتا ہے کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں ہے

دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے پہلے مر چکے ہیں غرض اگر آیت فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کے یہ معنے ہیں کہ مع جسم زندہ عیسیٰ کو آسمان پر اُٹھا لیا تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا جسکی زندگی کے خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا گویا خدا نے ہمیشہ کے لیے اسیلے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک اور بیدین ہو جائیں اور گویا یہ لوگوں کی غلطی نہیں بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا تا لوگوں کو گمراہ کرے خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی عقیدہ پر موت نہیں آ سکتی سو اس سے فائدہ کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اسکو زندہ سمجھا جائے

اسکو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو

خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اُسکو مُردوں میں دیکھ لیا اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے یہ کیسا ایمان ہے کیا انسانوں کی روایتوں کو خدا کے کلام پر مقدم رکھتے ہو یہ کیا دین ہے * اور ہمارے رسول صلی اللہ

---

* قرآن شریف میں ایک آیت میں صریح کشمیر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اُسکی والدہ صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کیطرف چلی گئی جیسا فرماتا ہے وَاٰوَیْنٰهُمَاۤ اِلٰی رَبْوَةٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّ مَعِیْنٍ یعنی ہم نے عیسیٰ کو اور اُسکی والدہ کو ایک ایسے ٹیلہ پر جگہ دی جو آرام کی جگہ تھی اور پانی صاف یعنی چشموں کا پانی وہاں تھا سو اس میں خدا تعالیٰ نے کشمیر کا نقشہ کھینچ دیا ہے اور اَوٰی کا لفظ لغت عرب میں کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کیلیے آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسیٰ اور اُسکی والدہ پر کوئی زمانہ مصیبت کا نہیں گذرا جس سے پناہ دیجاتی پس متعین ہوا کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ اور اُسکی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اُس ٹیلہ پر پہنچایا تھا۔ منہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی کہ مُتَوفّٰی مُردہ روحوں میں عیسیٰ کو دیکھا بلکہ خود مرکر بھی ظاہر کر دیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا۔ پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن کو چھوڑتے ہیں ویسا ہی سنت کو بھی چھوڑتے ہیں کیونکہ مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے اگر عیسیٰ زندہ تھا تو مرنے میں ہمارے رسول کی بیعزتی تھی سو تم نہ اہل سنت ہو نہ اہل قرآن جبتک عیسیٰ کی موت کے قائل نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسیٰ کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے **اسلام میں خاتم الخلفا** ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لیے خاتم الخلفا تھا موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں سو میں اسکی عزت کرتا ہوں جسکا ہمنام ہوں اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں *

---

* یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی چار بھائیوں کے نام یہ ہیں۔ یہودا۔ یعقوب۔ شمعون۔ یوزس۔ اور دو بہنوں کے نام یہ تھے۔ آسیا۔ لیدیا۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گائلز مطبوعہ لندن ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶۔ منہ

کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے تھے نہ صرف اسیقدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں

نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض +

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے ظاہر کچھ چیز نہیں ہے خدا تعالیٰ تمھارے دلونکو دیکھتا ہے اور اُسی کے موافق تم سے معاملہ کریگا دیکھو میں یہ کہکر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اسکو مت کھاؤ۔ خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا تمھیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں۔ جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کیطرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوۃ سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں نہیں لگا رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بدرفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُسپر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں اُنکی بات کو نہیں مانتا اور اُنکی تعہد خدمت سے لاپرواہی وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔

جو شخص اپنی اہلیہ اور اس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع **مسیح موعود و مہدی معہود** نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لیے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص **مخالفوں** کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز پا نہیں سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کیے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ شخص جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہ گار اور بد باطن شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا۔ جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لیے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لیے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اس پر ایمان لائے ہم نے اس کو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لیے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن **وحی** پائی ہے۔ ہم نے اسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے۔ سو جب تم دعا کرو تو ان **جاہل نیچریوں** کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی۔ وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مردے ہیں نہ زندے۔ خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں۔ سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ ان کی حالت ہے۔ لیکن جب تو دعا کے لیے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر بڑی مشکلات کے وقت اس کو جو اس کے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر۔ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکایا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا بلکہ * تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی۔ ہمارے خدا میں بیشمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں

* **نوٹ** خدا کسی کام میں عاجز نہیں آتا۔ ہاں خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ میں یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحیم ہونے کی وجہ سے انسان کے ساتھ دوستوں کی طرح معاملہ کرتا ہے یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اس کی دعا سنتا ہے جیسا کہ خود فرمایا ادعونی استجب لکم اور کبھی اپنی مرضی اس سے منوانا چاہتا ہے جیسا کہ فرمایا ولنبلونکم بشیء من الخوف والجوع الخ۔ ایسا اس لیے کیا کہ تا کبھی تو انسان کی دعا کے موافق اس سے معاملہ کر کے یقین اور معرفت میں اس کو ترقی دے اور کبھی جب اپنی مرضی کے موافق کر کے اپنی رضا کی اس کو خلعت بخشے اور اس کا مرتبہ بڑھاوے اور وہ اس سے محبت کر کے ہدایت کی راہوں میں اس کو ترقی دیوے۔ منہ

جو صدق اور وفا سے اُسکے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اُسکی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا - کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو ابتک یہ پتہ نہیں کہ اُسکا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے - ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُسمیں پائی - یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو - اے محرومو! اس چشمہ کیطرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کریگا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا میں کیا کروں اور کسطرح خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں - کس **دف** سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمھارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس **دوا** سے میں علاج کروں تا سُننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں -

اگر تم خدا کے ہو جاؤگے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمھارا ہی ہے تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالےٰ تمہارے لیے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا تعالےٰ اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا - تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لیے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمھارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنیوالا ہے تو تم دنیا کے لیے ایسے بیخود کیوں ہوتے خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُسکی قدر کرو کہ وہ تمھارے ہر ایک قدم میں تمھارا مددگار ہے تم بغیر اُسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں - غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی چاٹتا ہے انھوں نے سفلی اسباب کی مٹی چاٹی - اور جیسے گدھ اور کُتے مردار کھاتے ہیں انھوں نے مردار پر دانت مارے وہ خدا سے

بہت دور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مرگئے اور آسمانی روح اُنمیں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلہ سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے اُنکے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو - میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی ہے اور سب ہیچ ہے - تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُسکے اذن سے - ایک مردہ اسپر ہنسی کرے گا مگر کاش وہ اگر مرجاتا تو اس ہنسی سے اُس کے لیے بہتر تھا - خبردار !!! تم غیر قوموں کو . . . . دیکھکر انکی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کرلی ہے آؤ ہم بھی انھیں کے قدم پر چلیں - سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے اُنکا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لیے وہ غفلت میں چھوڑے گئے میں تمھیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنھوں نے سب کچھ دنیا ہی کو سمجھ رکھا ہے چاہیئے کہ تمھارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیے کہ تمہارا یہ سچا عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راستباز اُسوقت بنوگے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کیوقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گا اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لیے کھولی جائے گی - اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے کلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور سمجھ لو

اسباب پر گر گئے ہیں یہانتک کہ طاقت مانگنے کے لیے وہ مُنہ سے انشاء اللہ بھی نہیں کہتے اُن کے پیرو مت بنجاؤ - خدا تمھاری آنکھیں کھولے تا تمھیں معلوم ہو کہ تمھارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی - اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں - اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اُس سے مدد نہیں مانگوگے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤگے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی - آخر بڑی حسرت سے مروگے - یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے - اسکا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اُسپر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دُنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر مؤخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہر حال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں - سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اُس حی و قیوم خدا سے یہ لوگ بیخبر ہیں بلکہ لاپروا ہیں اور اُس سے مُنہ پھیرا ہوا ہیں تو سچی خوشحالی اُنکو کہاں نصیب ہو سکتی ہے مبارک ہو اُس انسان کو جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا - اسیطرح تمہیں چاہیے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور انکو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمھیں

اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنھوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اسے معلوم نہیں۔ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں۔ اے نادانو وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائیگا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیر کی رسائی نہیں اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دلکو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہونچا دیتا ہے وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لیے پاک غذا لائے گا۔ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھا دیگا۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو جنکی روحیں آسمان کیطرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں جنکو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمھیں تسلی دے سکتے ہیں مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے پہلے صدق و صفا ضروری ہے پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے * اور

ان میں داخل ہو تم اُس آفتاب کو خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو۔ اسے نادان اُٹھ اور اُس کھڑکی کو کھول دے تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا۔ جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تمپر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمھارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جنکی اسوقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تمپر اُسنے بند کر دی ہیں ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے۔ اب جبکہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ میں سکھلائی گئی گذشتہ تمام نعمتوں کا تمپر دروازہ کھولدیا ہے تو تم کیوں اُن کے لینے سے انکار کرتے ہو اُس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود ابھالے گا۔ اس دودھ کے لیے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اتر آئے گا۔ رحم کے لائق بنو تا تمپر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑے کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر اُن کے لیے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اپنے محبوب کے لیے جلیں گے پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈالدیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے یہی ہے جو خدا نے فرمایا وَاِنْ مِّنْکُمْ اِلَّا وَارِدُھَا کَانَ عَلٰی رَبِّکَ حَتْمًا مَّقْضِیًّا الخ یعنی اے بدو اور اے نیکو تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لیے اس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دیے جائینگے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لیے آگ پے چلتا ہے وہ آگ اُسے کھا جائیگی۔ پس مبارک وہ جو اپنے نفس کے لیے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور وہ جو اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لیے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز

داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تمپر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لیے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپائدار تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھلو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیانکاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو۔

مینے سُنا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بکلی نہیں مانتے اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں مینے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمھاری ہدایت کیلیے خدا نے تمہیں دی ہیں۔ سب سے اول قرآن شریف ہے * جسمیں خدا کی

* نوٹ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہیں ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے اور خدا اُس کے ساتھ نہیں۔ منہ

* نوٹ دوسرا ذریعہ ہدایت کا سُنت ہے یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہیے اور روزہ رکھکر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہیے اسکا نام سُنت ہے یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو فعل کے رنگ میں دکھلاتے رہے سُنت اسی کا نام ہے۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپکے بعد آپ کے اقوال جمع کیے گئے اور حدیث کا مرتبہ قرآن اور سُنت سے کمتر ہے کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں لیکن اگر ساتھ سنت ہو تو وہ اسکو یقینی کر دیگی

منہ

روح القدس اب اتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھولدو تا وہ

توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جسمیں اُن اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں سے تھے۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسیٰ بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا اور وہ لعنتی ہوا اور دوسرے

بنیوں کی طرح اُس کا رفع نہیں ہوا اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت نکرو نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی ۔ سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے ۔ سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اُس پر مقدم رکھتے ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی ۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی ۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں انجیل کے لانے والا وہ روح القدس تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جسکو بلی بھی پکڑ سکتی ہے اسی لیے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے میں پڑتے گئے اور روحانیت اُنمیں باقی نہ رہی ۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لیکر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سما کو بھر دیا تھا ۔ پس کجا وہ کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جسکا قرآن شریف میں بھی ذکر ہے قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو **قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے** اگر تم خود اُس سے نہ بھاگو بجز قرآن کس کتاب نے اپنے ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ اُمید دی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ یعنی ہمیں اپنی اُن نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی ۔ جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے پس اپنی ہمتیں بلند کرو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھیں ۔ کیا اُس نے بنی اسرائیل کا ملک اور بنی اسرائیل کا بیت المقدس تمہیں عطا نہیں کیا جو آج تک تمہارے قبضہ میں ہے پس اے سست اعتقادو اور کمزور ہمتو کیا تمہیں یہ خیال ہے کہ تمہارے خدا نے جسمانی طور پر تو بنی اسرائیل کے تمام املاک کا تمہیں قائم مقام کر دیا مگر روحانی طور پر تمہیں قائم مقام نہ کر سکا بلکہ خدا کا تمہاری نسبت اُن سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے ۔ (باقی آئندہ)

کتاب

تحفہ گولڑی طیار ہو کر شائع ہو گیا ہے جو چاہے خرید ے

قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۲/

وی پی ایک آنہ ۔

اُسوۂ حسنہ

الحکم کی اسی اشاعت کے پہلے صفحہ پر اُسوۂ حسنہ کے عنوان سے الحکم کے ایک ضمیمہ کا اعلان کیا گیا ہے جسکی اصل غرض حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک کلمات کی اشاعت کی وسعت اور آپکی تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہونچانے میں شریک ہونے کا ثواب حاصل کرنا ہے ۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ قوم کسی جدید بوجھ کے برداشت کرنیکی بصورت موجودہ شاید متحمل نہ ہو سکے علاوہ بریں جبکہ الحکم میں وہ ڈائری بصورت کتاب بھی طبع ہو گی تو اسکی علحدہ اشاعت کی کوئی ضرورت بھی باقی نہیں رہ جاتی اس لیے ہم سردست اس ضمیمہ کی علحدہ اشاعت کے سوال کو چھوڑ دیتے ہیں + ہاں انشاء اللہ تعالےٰ یہ ضرور ہو گا کہ **الحکم میں یہ حصہ بصورۃ کتاب درج ہوا کرے گا جو بعد میں ایک الگ کتاب بنجایا کریگی** اور مطبع اپنے طور پر اسکی زائد جلدیں طبع کریگا ۔ جو بعد میں بصورۃ کتاب مرتب ہو کر خواہش کرنیوالوں کو مل جایا کرینگی انشاء اللہ تعالےٰ!

اسکا باقاعدہ ہفتہ وار الگ اجرا ہماری اپنی مرضی کے تابع نہ ہو گا + اگر قوم چاہے کہ الحکم اس خدمت کو اس صورت میں جسکا اعلان میں تذکرہ کیا گیا ہے بجا لائے ۔ تو پھر ایک قومی خادم کو عذر نہیں ہو سکتا ۔

الحکم کے ذریعہ آجتک قوم کی جو خدمت کیگئی ہے اور قوم نے جس عزۃ اور قدر کی نگاہ سے اسے دیکھا ہے اسی نے ہمیں اُمید دلائی ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ الحکم بصورت موجودہ اپنی خدمات کے سلسلہ کو ہفتہ وار کے بجائے ہفتہ میں دو بار کردے اور ہم قوم کی خدمت میں ایک الگ سرکلر لیٹر کے ذریعہ کسی وقت یہ سوال پیش کرنا چاہتے ہیں ۔ کہ اگر الحکم کی مستقل اشاعت ایک ہزار ہو جاوے تو موجودہ قیمت میں بہت ہی خفیف اضافہ کر کے اسکی ہفتہ وار اشاعت کو ہفتہ میں دو مرتبہ کر دیا جاوے

جہلم کے مباحثہ کے واقعات

صحیحہ

سراج الاخبار نے جہلم کے مباحثہ کے متعلق جو غلط واقعات شائع کئے ہین اسپر ہم مفصل ریمارک بعد مین انشاء اللہ کرینگے اور سراج الاخبار ہی کی تحریر سے دکہائینگے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد کا مصداق ہوکر ایڈیٹر سراج الاخبار نے کہانتک اپنی تحریر کو بے وقعت کردیا ہے۔ چونکہ سراج الاخبار کے ایڈیٹر نے اپنی تحریر کی کثرت اشاعت کی خواہش کیوجہ سے پیسہ اخبار مین بھی اُسکو چہپوایا ہے جسکو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ذاتی بغض اور عداوت ہے اس لئے ہم نے ضروری سمجہا کہ اصل واقعات کے سلسلہ کو بھی شروع کردیا جائے اگرچہ **کشتی نوح** کا مضمون اس سارے نمبر مین درج ہونا ہمارا مقصود تہا لیکن اسکا حد سے زیادہ بڑھ جانا اور ایک ہی اخبار کا اسکے اندراج کے لئے متحمل نہونا اور سراج الاخبار کی خلاف بیانی کے زہریلے اثر کا بہت جلد رفع کرنا ایک ضروری امر ہونا ہمین مجبور کرتا ہے کہ اس مباحثہ کے اصل حالات کے سلسلے کو شروع کردین جو ذیل مین درج کرتے ہین

ایڈیٹر

جہلم کے مباحثہ کے واقعات

صحیحہ

اس مباحثہ کی بنا اُسوقت سے پڑی شروع ہوئی جبکہ میان ابراہیم نے سیالکوٹ مین مولوی برہان الدین صاحب سے اس بنا سے بحث کرنے سے انکار کیا کہ وہ میرے استاذ الاستاذ ہین اور پہر انکے برخلاف جہلم مین جاکر اکھاڑا جمایا اور بہت سے لوگون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے برخلاف جہلم مین برافروختہ کردیا اور کئی دن تک وعظ کے جلسے کرتے رہے اور عوام کالانعام کو جوش دلاتے رہے ۔

ان دنون جہلم کی جماعت کی طرف سے ایک خط قادیان مین حضرت اقدس کے پاس پہنچا کہ مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب کو مناظرہ کے لئے بھیجا جائے مگر مولوی صاحب موصوف چونکہ قادیان کے ہائی سکول مین عربی مدرس ہین اسلئے بوجہ ملازمت آنہ سکے اور حضرت اقدس نے اُن کو بھیجنا ضروری نہ سمجہا موسم گرما کی تعطیلات کی تقریب پر مولویصاحب موصوف اپنی ننھیال مین جاتے ہوئے جو جہلم سے آٹھ دس کوس کے فاصلے پر جانب شمال دریائے جہلم سے پار علاقہ ریاست جمون مین ہے، جہلم مین آگئے اور مسافرانہ طریق پر مولوی برہان الدین صاحب کے مکان پر اترے جماعت احمدیہ کو اُنکے آنے کی خبر ملی اکثر احباب ملاقات کے لئے انکے فرودگاہ پر پہونچے مولوی صاحب موصوف سے ملاقات کی اور آپکی تشریف آوری کی خوشی ظاہر کی اور آپسے استدعا کی کہ ایکدو روز جہلم مین ٹہر کر اپنے وعظ و کلام سے احباب کو مستفید فرماوین مولویصاحب موصوف نے دو ایک روز کا رہنا بطیب خاطر قبول کیا اور ۲۴ اگست کو بوقت عشاء قاری صاحب کی مسجد مین وعظ فرمایا جماعت احمدیہ کے تمام ممبر اور اکثر دوسرے فرقے کے مسلمان بھی آپکے وعظ مین جمع ہوئے آپکا بیان علم قرآن اور اُسکے حصول کے ذرایع کے متعلق تہا قرآن کریم سے نہایت لطافت بیانی کے ساتہہ یہ ثابت کیا کہ علم قرآن سوائے مطہر اور مزکی نفوس کے دوسرے لوگون کو حاصل نہیں ہوسکتا اور علم قرآن کے حصول کے ذرایع مین سے بڑا ذریعہ تقویٰ و طہارت یعنی تزکیہ نفس اور تطہیر قلب اور اہل اللہ کی صحبت ہے اور یہ باتین اس زمانہ مین سوائے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پاک کے حاصل نہین ہوسکتیں علاوہ ازین دیگر ضروری مسائل پر بھی اپنے وعظ مین بحث کی جس سے حاضرین نہایت محظوظ اور مطمئن ہوئے اختتام وعظ پر ایک صاحب صوفیانہ صورت بنائے ہوئے محمد الدین نامی اُٹھہ کھڑے ہوئے اور اُنہون نے یہ درخواست کی کہ ہمارے نزدیک آپکی جماعت کے برخلاف مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی قرآن کو بہت اچھا سمجھنے والے ہین اور ہمارا اسپر کلی یقین ہے کہ وہ بہت بڑے عالم اور ہمہ صفت موصوف ہین اس لئے یہ استدعا ہے کہ آپ حضرت مسیح کی وفات و حیات کے مسئلہ مین اُن سے مباحثہ کرین اور اس مسئلہ کو طے کرین ہم لوگ بیک نہیں ہین اور ہمارا مدعا صرف تحقیق حق ہے اگر آپکے پاس حق ہے تو ہمین قبول کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا مولویصاحب نے اسکے جواب مین فرمایا کہ ہم لوگون کو اپنے امام کی طرف سے بحث مباحثہ کی اجازت نہین اور نہ موجودہ زمانہ کے بحث مباحثہ کا کوئی اچھا نتیجہ نہین نکلتا ہے صرف مرغ بازی یا بٹیر بازی اور تو تو اور مین مین ہوتی ہے اسلئے اس طریق مباحثہ کو مین پسند نہین کرتا اس پر صوفی صاحب مذکور نے فرمایا کہ نہین یہ ہمارا بھی منشاء نہین کہ ایسا ہو اور ایک تماشاگاہ قائم کی جاوے بلکہ امن اور عافیت اور صلح کاری اور اچھے لوگون کی ذمہ داری سے یہ معاملہ طے کیا جائیگا اسپر مولویصاحب نے باتفاق رائے احباب اس امر کو قبول کیا اور صوفی صاحب مذکور کو اجازت دی کہ وہ مولوی ابراہیم صاحبکو بلالین صوفی صاحب نے یہ سنکر کہا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ اُن کے آنے سے پہلے ہی تشریف لیجاوین مولویصاحب نے بحلف اس عہد کو مستحکم کیا کہ مین انشاء اللہ العزیز آپکے مولویصاحب کے آنے سے پہلے جہلم سے باہر ہرگز نہ جاؤنگا مگر شرط یہ ہے کہ آئندہ جمعہ تک انتظار کی جاویگی اگر اس عرصہ مین وہ نہ آئے تو پہر میرا حق ہوگا کہ مین چلا جاؤن کیونکہ مین مسافرانہ طریق سے آیا ہون زیادہ نہین ٹہر سکتا پس صوفی صاحب نے یہ سنکر کہا کہ ہم مولوی محمد ابراہیم صاحب کو ابھی تار دیتے ہین وہ انشاء اللہ فوراً چلے آوینگے اس کے بعد جلسہ وعظ برخاست ہوا اور لوگ اپنے اپنے گہر چلے گئے صبح کے وقت مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب

اسی مسجد مین تشریف لائے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اسی مسجد مین بیٹھے رہے اور اکثر احباب جمع ہو گئے مختلف مسائل پر بطور خود گفتگو ہوتی رہی جب قریباً آٹھ بجے تو مستری عبدالکریم صاحب تشریف لائے اور اکثر تماشائی لوگ بھی جمع ہو گئے مستری صاحب موصوف نے مولوی صاحب سے حضرت مسیح کی حیات و وفات کے متعلق کچھ گفتگو شروع کی اور پرجوش الفاظ مین بولنے لگے اور ساتھ ہی یہ عذر بھی کیا کہ مین ایسا ہی بولا کرتا ہون آپ مجھے معذور رکھینگے مولوی صاحب نے بڑی حسن اخلاقی اور دلجوئی سے مستری صاحب کو** اپنی لیاقت کے مطابق آزادی سے کلام کرتے رہے اور مولویصاحب بڑی متانت اور حلم سے جواب دیتے رہے اتنے مین مولوی کرم الدین صاحب ساکن موضع بھین تحصیل چکوال ضلع جہلم اور آپکے ہمراہ میان ملک صاحب بھی تشریف لائے اور ایکطرف آکر بیٹھ گئے مستری صاحب سوال پر سوال کرتے جاتے اور جواب باصواب پاتے جاتے تھے جب مستری صاحب نے عربیت کے کسی مسئلے مین غلطی کھائی تو مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ عربی زبان نہین جانتے اور نہ اسکے قواعد سے آپ واقفیت رکھتے ہین اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے کسی مولویصاحب کو بطور وکیل پیش کرین تب اُنہون نے مولوی کرم دین صاحب کو اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے پیش کیا مولوی کرم دین صاحب نے قبل اسکے کہ گفتگو کرین یہ بات پیش کی کہ مین کسی خاص گروہ کا آدمی نہین مین حضرت مرزا صاحب سے حسن ظنی رکھتا ہون اور دوسری فریق سے بھی ابھی تک مجھے تعلق ہے اور مین نے کسی جانب ابھی تک فیصلہ نہیں کیا مولوی کرم الدین کی اس دورنگی گفتگو سے حاضرین کو ایک عجیب حیرت حاصل ہوئی اور جماعت احمدیہ کو تو ان کی نسبت اسی وقت سے سوء ظنی پیدا ہو گئی کہ یہ شخص "لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء" کا مصداق ہے اس کی گفتگو سے کوئی نیک نتیجہ پیدا ہونے کی امید نہین ہوسکتی الغرض مولوی کرم الدین صاحب موصوف نے مستری صاحب کی وکالت اختیار کرکے مولوی ابو یوسف صاحب سے گفتگو شروع کی اور اپنی استدلالی طریق مین ایسا الٹا مسلک اختیار کیا کہ بات بات مین ملزم ہونے لگے اور قرآن کریم سے دو ایک ایسے استدلال پیش کئے جس سے حاضرین کو علم ہو گیا کہ مولوی کرم الدین صاحب قرآن کریم مین قطعاً دسترس نہین رکھتے اور علم قرآن سے بالکل بے بہرہ ہین آخرکار ایک ایسی غلط رائے پر اڑے کہ مستری صاحب نے سیٹھ احمد دین کے کان مین وہین اس مجلس مین بیٹھے ہوئے کہہ دیا کہ مولوی کرم دین صاحب سخت غلطی پر ہین اور نہایت غلط راہ چل رہے ہین آخر مولوی ابو یوسف صاحب نے مولوی کرم دین صاحب کو ایسا ساکت اور لاجواب کیا کہ مولوی صاحب کا رنگ فق ہو گیا اور تیور بدل گئے اور آپکی طبیعت مین ایک غیر طبعی جوش پیدا ہو گیا اور کچھ نفسانیت کا رنگ آگیا مگر مارے شرم کے کچھ بول نہ سکتے تھے اور خجالت سے عرق عرق ہو گئے اسوقت گیارہ بج چکے تھے مولوی ابو یوسف صاحب کو کھانا کھانیکے لئے پیغام آیا اور جلسہ برخاست ہوا لیکن فریق ثانی کی طرف سے مولوی کرم دین صاحب کے رنگ اڑ جانے پر بے طرح جوش دیکھا جاتا تھا اور اسی اثنا مین یہ بھی مشہور ہو گیا تھا کہ مولوی ابراہیم صاحب بذریعہ تار بلائے گئے تھے مگر انہون نے آنے سے انکار کر دیا ہے آخر مجبوراً اسی روز فریق ثانی نے صوفی صاحب کو ایک بجے کی ٹرین پر مولوی ابراہیم صاحب کو ہمراہ لانے کے لئے سیالکوٹ روانہ کیا اور ادھر مولوی کرم دین صاحب نے بخلاف اپنے اس اظہار حسن ظنی کے جو حضرت اقدس مرزا صاحب کی نسبت انہون نے گفتگو سے پہلے عام جلسے مین کیا تھا بالاعلان حضرت اقدس اور آپکی جماعت کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور عوام کو خوب بھڑکایا اور ہنگامہ گرم کیا ادھر مولوی ابو یوسف صاحب کو کھانا کھانیکے بعد پیش نماز ظہر نہایت شدت کے ساتھ تپ ہو گیا (اور یہ ۲۵ اگست کا دن تھا) تمام شب تپ رہا صبح کو تپ اترا اور نماز صبح مین شامل ہوئے یعنے ۲۶ اگست کی صبحکو تپ اتر گیا) اس وقت شیخ محی الدین صاحب اپیل نویس آئے اور انہون نے بیان کیا کہ مولوی کرم الدین صاحب کل مجھے کچہری مین ملے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے تو مرزا صاحب سے بہت کچھ حسن ظنی ہے اور مین وفات مسیح کا بھی قائل ہون اور یہ بھی کہتے تھے کہ مین مولوی محمد مبارکعلی صاحب سے بھی ملنا چاہتا ہون مگر آج رات کے وعظ مین انہون نے حضرت مرزا صاحب کے برخلاف بہت کچھ بیان کیا ہے اتنے مین کچھ اور احباب بھی آگئے اور وہ صوفی صاحب بھی آپہونچے جو مولوی ابراہیم صاحب کو لانے کے لئے گئے تھے اور چند آدمی ان کے ہمراہ اور بھی تھے اور یہ سب لوگ آکر مولوی ابو یوسف صاحب کے پاس بیٹھ گئے تب باستدعاء حضرت مولوی برہان الدین صاحب میان نظام الدین صاحب احمدی نے حضرت اقدس مرزا صاحب کی نظم درثمین سے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھنا شروع کیا اور ان کے بعد خود مولوی ابو یوسف صاحب نے بھی درثمین مین سے ایک نظم پڑھی اس کے ختم ہونے پر صوفی صاحب نے فرمایا کہ مولوی ابراہیم صاحب تشریف لے آئے ہین آپ لوگ جلسہ مباحثہ کے لئے مکان تجویز کرین اور وقت مقرر کرین اور اپنی جماعت کے حفظ امن کے ذمہ وار بھی ہون ادھر سے عرض کیا گیا کہ ہم لوگ تھوڑے ہین اور آپ کثرت سے ہین اور آپکا شہر مین رسوخ بھی بہت ہے اور حکام تک راہ و رسم بھی ہے اس لئے ان سب امور کا انتظام آپکے ذمہ ہے ہم اسمین سے کوئی بات بھی اپنے ذمہ نہین لے سکتے بلکہ اپنی جماعت کا بھی ذمہ نہین اٹھا سکتے آپ لوگون کا اختیار

** [illegible] سنی اور کمال انبساط [illegible] کرم دین صاحب [illegible]

ہوگا اگر ہماری جماعت مین سے کوئی شخص بے اعتدالی کرے تو آپ اسکو جلسہ مباحثہ مین سے باہر نکال دین غرض اس پر بہت کچھ حیص بیص اور بحث ہوتی رہی اور فریق ثانی حفظ امن کا ذمہ وار نہ ہوا آخر دونون طرف کے لوگ شہر کے ایک معزز رئیس مہر بہاول بخش ذیلدار کے پاس گئے اُنہون نے اسبات کا ذمہ اٹھا لیا کہ ہم حفظ امن کا انتظام کر دینگے بلکہ تحصیلدار صاحب اور تھانہ دار صاحب کو بھی عین جلسہ مباحثہ مین لے آوینگے تب ذیلدار صاحب موصوف حسب قرارداد خود تحصیلدار صاحب کے پاس گئے اور حفظ امن اور مکان جلسہ کا کل فیصلہ کر کے آگئے اور فریقین کے معتبر اشخاص کو علیحدہ علیحدہ مطلع کر دیا کہ عیدگاہ شہر مین ٹھیک چار بجے سب کو جمع ہونا چاہیئے اور دونون فریق کے علماء اپنے اپنے سازو سامان سے طیار ہووین اور عندالطلب بلا عذر و حیلہ موقع پر حاضر ہو جائین پس بموجب ارشاد ذیلدار صاحب دونون فریق طیار ہو گئے اور ٹھیک چار بجے بابو غلام حیدر صاحب تحصیلدار و میان دیوی سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر مکان مباحثہ پر تشریف لے آئے اور فریقین کو طلب کیا۔ فریقین کے علماء آپہونچے اور باہم آمنے سامنے بیٹھ گئے اور باقی مخلوقات میدان عیدگاہ مین مولوی صاحبان کے اردگرد بیٹھ گئی تحصیلدار صاحب نے بالا علان فرمایا کہ کسی شخص کو سوائے مناظرین کے بولنے کی اجازت نہین اور نہ اشارہ اور کنایہ سے کوئی شخص کسی جانب سے کسی قسم کی شرارت کرے جو شخص ایسا کریگا اس سے قانونی سلوک کیا جاویگا اور چار و نطرف پولیس کے سپاہی تعینات کئے گئے۔ تب باجازت تحصیلدار صاحب مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب اُٹھے اور انہون نے مولوی ابراہیم صاحب کو مخاطب کر کے عربی زبان مین بصورت سوال ایک مختصر سی عبارت پڑھی جو اُسی وقت لکھی گئی تھی جسکا ماحصل یہ تھا کہ آپ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیاۃ جسمانی اور آسمان پر بجسد عنصری مرفوع ہونیکے قائل

ہین اور اسباب مین ہم سے آپ تنازعہ کرتے ہین اور یہ امر ہمارے نزدیک خدا تعالی کی . . . سنت مستمرہ کے برخلاف اور محالات عادیہ مین سے ہے اس لئے آپ ایک امر محدث اور منکر کے دعویدار ہین نہ کہ ہم لہذا آپ پر واجب ہے کہ آپ نصوص قطعیہ قرآنیہ اور حدیثیہ سے اپنے مدعا کو ثابت کرین اور اس سوال کا جواب بھی عربی زبان مین دین اور حاضرین کو ترجمہ کر کے بھی سنا دین جیسا کہ مین نے سنا دیا ہے اسکے بعد مولوی ابو یوسف صاحب بیٹھ گئے اور مولوی ابراہیم صاحب نے نقل پرچہ سوال طلب کیا۔ اس پر مولوی کرم دین صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور چند ژولیدہ لفظ عربی زبان مین ایک پرچہ پر لکھکر آپنے پڑھے جن کا یہ مطلب تھا کہ اہل جلسہ عربی دان نہیں ہین اس لئے عربی زبان مین تکلم فائدہ مند نہین اور اسکے بعد ایک یہ اعتراض .. بھی پیش کیا کہ آپ نے باب قال یقول .. کے بعد بجائے اِنّ مکسورہ کے اَنّ ... مفتوحہ پڑھا ہے اور یہ ازروئے قاعدہ ... نحو غلط ہے اسپر مولوی ابو یوسف صاحب نے جوابدیا کہ اس مجلس مین بہت سے عربی دان موجود ہین کسی اور نے بھی میری یہ لغزش سنی ہے یا صرف آپ ہی نے۔ اسکا اہل جلسہ مین سے سب نے انکار کیا اور کہا کہ ہم نے یہ غلطی نہیں سنی تھی کہ مولوی ابراہیم صاحب نے بھی نکتہ چین صاحب کی تائید نہ کی اور ان کی اس حرکت کو اکثر لوگون نے ناپسند کیا پھر مولوی ابو یوسف صاحب نے فرمایا کہ آپ ہمارے مخاطب نہیں آپنے یہ کیون دخل در معقولات کیا ہے آپ بولنے کے قطعاً مجاز نہین۔ ہان اگر آپ مولوی ابراہیم صاحب کی اعانت کرنا چاہتے ہین تو صرف اُن سے آہستگی کے ساتھ کلام کرین۔ تب میر مجلس صاحب کی رائے سے یہ بات قرار پائی کہ سوائے مولوی ابراہیم صاحب کے اور دوسری جانب سوائے مولوی ابو یوسف صاحب کے دوسرے شخص کو بولنے کی اجازت نہین اور باتفاق رائے یہ بھی قرار پایا کہ مضمون مباحثہ

اردو زبان مین ہی لکھا جاوے تاکہ عام لوگ فائدہ اُٹھائین۔ اب مولوی کرم الدین صاحب خاموش ہوئے اور مولوی ابراہیم صاحب جواب دینے کے لئے اُٹھے اور کتاب کی صورت مین ایک بڑی لمبی لکھی ہوئی تحریر پڑھنی شروع کی اسپر مولوی ابو یوسف صاحب نے کہا کہ ہم اس کو کہان تک لکھتے جاوینگے اُنہون نے تو بجائے تقریر کے ایک کتاب پڑھنی شروع کر دی ہے تب بحکم میر مجلس صاحب مولوی ابراہیم صاحب نے وعدہ کیا کہ مین یہ جو کچھ سناؤنگا جواب کے لئے اُس کی حرف بحرف نقل دیدونگا اور کل دس بجے سے پہلے پہلے نقل مولوی ابو یوسف صاحب کے پاس پہنچ جاویگی اور یہ بھی کہا کہ مجھ کو اپنی تقریر کے لئے کم سے کم چھ گھنٹے ملنے چاہیین تب میر مجلس صاحب نے فرمایا کہ شام تک جو قریباً تین چار گھنٹے ہوتے ہین آپ تقریر کر سکتے ہین تب آپنے اپنا وہ سارا اندوختہ اور آموختہ جو آپ کی کئی سال کی جانفشانی کا نتیجہ تھا۔ جستہ جستہ مقامات سے پڑھ کر سنا دیا اور بجائے چھ گھنٹے کے ایک ہی گھنٹے مین ختم کر دیا آپ کے سارے مضمون کا لب لباب یہ تھا کہ سنت اللہ کا لفظ قرآن کریم مین صرف عذاب پر بولا گیا ہے اور انہین معنے مین مقید ہے - انسان جب ایک وزنی پتھر اُٹھا کر اوپر پھینکتا ہے اور وہ اوپر چلا جاتا ہے تو کیا خدا تعالے مسیح کو آسمان پر نہیں لیجا سکتا پرندے جو ہوا مین اُڑتے ہین تو کیا مسیح اوپر نہیں چڑھ سکتا۔ مسیح کی حیات جسمانی کا ثبوت وحدانی ہے بیان مین نہین آسکتا توفی کے معنے پورا بھر لینا ہے یعنی مع جسم کے اُٹھا لینا۔ اسپر بعض تفاسیر کے متناقض اقوال کو بطور ثبوت اور شہادت کے پیش کیا اور بعض تراجم اردو کا بھی حوالہ دیا۔ مسیح کو آیۃ اللہ قرار دیکر اور متکلم فی المہد مانکر اسکے خواص کو اور نیز بیوتے الگ مانا اور اس وجہ سے اُسکو انسانی ضوابط اور خواص سے مستثنٰے قرار دیا۔ آپکی تقریر اول سے آخر تک مختلط الترتیب اور آپکے

بیعت کا کالم

میاں فضل حق صاحب پٹواری ملک ... پستان
غلام حسین صاحب پٹواری سیالکوٹ رعیہ
فضل بی بی زوجہ غلام حسین صاحب جعفرآباد
بتول بیگم بنت " " "
مقبولہ بیگم بنت " " "
... احمد و رشید احمد " " "
... حسین صاحب گوجرانوالہ محلہ دیا سنگھ
بیگم بی بی والدہ محمد حسین صاحب
بابو رحیم علی صاحب ہیڈ کلکٹری ریاست کپورتھلہ -
جناب منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس لاہور ... سے روانہ کوچہ گنگہر و سازاں
میاں الہ دتا صاحب تلونڈی تحصیل بٹالہ
میاں نور محمد صاحب " "
میاں مندا صاحب " "
میاں کرم الدین صاحب لودی ننگل
میاں قطب الدین صاحب "
میاں سلطان صاحب تلونڈی
میاں رانجہا صاحب باغبان خانپور سرہند ریاست پٹیالہ
میاں قادر بخش صاحب بہادر گڑھ
برادر قادر بخش صاحب "
برادر قادر بخش صاحب "
۱ پسر قادر بخش صاحب "
۲ پسر قادر بخش صاحب "
میاں ریاض الدین صاحب بربرا ملک افریقہ سمالی لینڈ -
شیخ نعمت علی صاحب ملازم رجمنٹ ... ... آسام
میاں ... الدین صاحب درزی گوجرانوالہ
میاں رحیم بخش صاحب کوٹ ڈسکہ
میاں عمر الدین صاحب موچی رجوعہ گجرات
ہماۃ بھری بی بی زوجہ عمر الدین "
میاں غلام علی صاحب چوگر کہاریاں ...
میاں محمد ... صاحب بہیلو مہار سیالکوٹ

میاں مامون صاحب مالیر کوٹلہ
مسماۃ کیہو بیبی مامون صاحب "
میاں الہ دین معمار راولپنڈی بازار پاسانوالہ
میاں سلطان احمد صاحب ملیان گجرات
اہلیہ محمد حسین دفتر سرکاری وکیل لاہور
میاں گامون صاحب بانان کلیہ ریڈ ابنالہ
میاں غلام حسین صاحب
میاں شیخ غلام حیدر طالب علم اسلامی سکول رتیسر
میاں قدرت اللہ صاحب سنور
مسماۃ عائشہ اہلیہ محمد عمر مستری جموں
میاں برکت اللہ صاحب "
میاں علی محمد صاحب کنب خورد ضلع گجرات تحصیل کہاریاں
میاں رحمت اللہ رجوعہ گجرات
اہلیہ رحمت اللہ صاحب مذکور
لڑکا و لڑکی وغیرہ
صادق محمد زرگر عالم پور کندرہ ملتان

تاریخ ریاستہای ہندوستانی و دربار شہنشاہی دہلی مع تصویر و نقشجات

چونکہ یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو دربار تاجپوشی اعلی حضرت ملک معظم قیصر ہند خلد اللہ ملکہ قرار پایا ہے اس کی یادگار میں حسب اصرار اکابر ذی فہم میں نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ وہ تاریخ جو بکمال محنت و جانفشانی ۶ برس میں طیار ہوئی ہے موقع انعقاد دربار تک چھاپ کر شائع کردہ بجائے جسمین ابتک کی القاعم موجودہ ... نوابان والا شان و راجگان بلند مکان کے حالات مع فوٹو اور (۳۰۰) علمائے عظام کے ذاتی مدارج مع ان کی تصنیفات اور (۱۰۰) صوفیائے کرام کے خاندانی مراتب و سلسلہ بزرگان مع تاریخ عرس وغیرہ اور (۱۰۰) شعرائے شیرین کلام کے دلچسپ کمالات معہ نظم متعلق تہنیت دربار تاجپوشی اور (۸۰۰) اڈیٹران سحر بیان کے حالات مع کیفیت اخبارات اور (۱۰۰) روسائے عالی مقام جو خطاب یافتہ ہیں اور وہ جنکو باوجود ذی مراتب و ذی لیاقت ہونے کے گورنمنٹ عالیہ سے ہنوز کوئی خطاب نہیں ملا ہے ذکر خیر درج ہے یہ نہایت عمدہ پسندیدہ کارآمد یادگار ہمیشہ قائم رہیگا امید کہ جن صاحبوں کے حالات ابتک نصرۃ المطابع دہلی میں نہیں پہونچے ہیں وہ ازراہ عنایت بہت جلد ماہ اکتوبر تک نصرۃ المطابع دہلی واقع کھڑکی فراشخانہ بہیجدیں اسوقت تک کوئی ایسی جامع و صحیح تاریخ شائع نہیں ہوئی جس سے ملک کے لوگوں کی کل ضرورتیں ریاستوں کی متعلق رفع ہوجاتیں کیونکہ اکثر حضرات کسی والی ریاست کا نام معہ خطاب و القاب کے پوچھتے ہیں بعض ریاست کی آمدنی اور جو اشیاء وہاں سے ممالک غیر کو جاتی اور ممالک غیر سے آتی ہیں دریافت کرتے ہیں کسیکو سرگردانی ہے کہ فلان ریاست کہاں واقع ہے اور وہاں تک پہنچنے کے واسطے کونسا راستہ ہے اس لئے اسمین ریاستوں کے حالات حسب ذیل لکھے گئے ہیں +

(۱) مقام جغرافیہ (۲) نام ریاست (۳) نام فرمانروایان ریاست از بانی ریاست تا رئیس حال معہ سنہ (۴) نام رئیس حال معہ سنہ (۵) تاریخ مسند نشینی (۶) خطاب رئیس (۷) القاب (۸) شرح نسل و مذہب (۹) تعداد عمر (۱۰) تعلیم (۱۱) نام ولیعہد (۱۲) زندگی کے بڑے واقعات (۱۳) نام پولیٹیکل افسر (۱۴) حالات کامداران ریاست از ... تا ۱۹۰۲ء معہ نام کامداران (۱۵) نام سکرٹری و دیگر ملازمین ریاست (۱۶) اختیارات عدالت (۱۷) رقبہ (۱۸) تعداد آبادی (۱۹) الواب سلامی (۲۰) آمدنی یعنی محاصل (۲۱) شرح پیداوار غلہ (۲۲) شرح معدنیات (۲۳) اشیاء جو ممالک غیر سے آتی ہیں (۲۴) اشیاء جو ممالک غیر کو جاتی ہیں (۲۵) نام میلہ ہا معہ تاریخ و سنہ (۲۶) تعداد و نام مدارس (۲۷) تعداد مطبع و اخبار معہ نام (۲۸) نام ریل و فاصلہ از سٹیشن تا ریاست (۲۹) اشیاء حرفکاری لائق تحائف (۳۰) حدود اربعہ ریاست (۳۱) نمونہ اسٹامپ و ٹکٹ ڈاکخانہ (۳۲) نمونہ نشان ریاست (۳۳) زبان دفتر باشندگان ریاست (۳۴) عہدنامجات معہ سنہ (۳۵) سالانہ نذرانہ گورنمنٹ (۳۶) قیمت سکہ ریاست بمقابلہ انگریزی (۳۷) تار گہر و ڈاکخانہ ریاست و انگریزی (۳۸) عمارات

... الحمدیہ پریس ... مین شیخ یعقوب علی کے اہتمام شائع ہوا +